Rejection of Imitation of Imams ردتقلید

تقلید کی بدعت چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئی

Following Imams (Taqleed) is Bidat

Instead follow Sunnah of Prophet ﷺ

https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%B1%D8%AF-%D8%AA%D9%82%D9%84%DB%8C%D8%AF.33645/

فہرست	صفحہ
تقلید کی لغوی تعریف	۴
تقلید اور مقلدین کی تاریخ پر ایک نظر	۴
امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں	۵
تقلید کی بدعت چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئی	۵
تقلید کا رد قرآن سے۔پہلی آیت وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ	٦
عِلْمٌ ۚ (سورة الاسراء ۱۷/۳٦)	٦
دوسری آیت اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ	٦

صفحہ	فہرست
۷	مقلدین کے اعتراض کا پہلا جواب
۸	دوسرا جواب
۹	تیسرا جواب
۹	تیسری آیت۔ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
۱۰	چوتھی آیت وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (سورة لقمان ۲۱/۳۱)
۱۱	پانچویں آیت وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى
۱۱	اب مقلدین کچھ بھی کہہ لیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے:
۱۱	چھٹی آیت۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا
۱۲	تقلید کا رد احادیث سے
۱۲	پہلی حدیث و کل بدعة ضلالة" اور ہر بدعت گمراہی ہے
۱۳	دوسری حدیث پس جاہل لوگ رہ جائیں گے، ان سے مسئلے پوچھے

صفحہ	فہرست
۱۵	تیسری حدیث تین چیزوں سے بچو، عالم کی غلطی، منافق کا مجادلہ کرنا اور دنیا جو تمھاری گردنوں کو کاٹے گی (المعجم الاوسط جلد ۹ ص ۶۲۲۳)
۱۵	چوتھی حدیث۔ کیا تم بھی یہود و نصاری کی طرح دین میں حیران ہونے لگے ہو۔ جبکہ میں تمہارے پاس واضح، بے غبار اور صاف شفاف دین لے کر آیا ہوں ۔ اگر بالفرض موسی علیہ السلام بھی زندہ ہو کر دنیا میں تشریف لے آئیں تو ان کے پاس بھی میری تابعداری کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا"۔
۱۷	تقلید کا رد۔ اجماع امت سے ۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں
۱۸	شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ تمام صحابہ کرام، تمام تابعین اور تبع تابعین کا اس بات پر اجماع ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے نہ صرف اپنے آپ کو تقلید سے محفوظ رکھا بلکہ اس کو شجر ممنوعہ قرار دیا ہے

تقلید کی لغوی تعریف

(۱) تقلید کرنا، بنا دلیل پیروی کرنا، آنکھ بن کر کے (بے سوچ سمجھے) کسی کے پیچھے چلنا (القاموس الوحید:۱۳۴۶)

(۲) تقلید لغت میں گلے میں ڈالے جانے والے پٹے سے ماخوز ہے اور وقف شدہ حیوانات کے گلے میں طوق ڈالنا بھی اسی میں سے ہے، تقلید کو تقلید اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں مقلد جس حکم میں مجتہد کی تقلید کرتا ہے، وہ حکم اپنے گلے میں طوق کی طرح ڈالتا ہے۔"(ارشاد الفحول ص:۱۴۴)

تقلید اور مقلدین کی تاریخ پر ایک نظر۔ شاہ ولی اللہ حنفی لکھتے ہیں

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی ایک مخصوص مذہب کی تقلید پر متفق نہیں تھے (حجۃ اللہ البالغہ ص ۴۵۱)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی لکھتے ہیں: اہل سنت والجماعت چوتھی یا پانچویں صدی میں چار مذاہب میں متفرق ہوئے۔ (تفسیر مظہری)

امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

تقلید کی بدعت چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئی جسے نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے مذموم قرار دیا تھا۔ (اعلام الموقعین ۲۸۹۱)

نوٹ۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر اُس کے بعد والوں کا پھر اُس کے بعد والوں کا (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۲۵۶۲)

جبکہ اوپر پیش کردہ حوالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جن تین زمانوں کو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے بہترین زمانے کہا تھا اُن تین زمانوں میں تقلید کا نام ونشان بھی نہیں تھا، نہ کوئی حنفی تھا اور نہ کوئی شافعی بلکہ سب لوگ کتاب وسنت پر ہی عمل کرتے تھے، پھر جب نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے بتائے ہوئے یہ تین بہترین زمانے گزر گئے تو چوتھی صدی میں تقلید کے فتنے نے جنم لیا جس کی وجہ سے اُمت تفرقے کا شکار ہو گئی اور چار مذاہب وجود میں آ گئے جو آج بھی حنفیہ، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کی شکل میں موجود

ہیں جبکہ ان باطل مذاہب کے مقابلے میں ہر دور میں علماء حق کی ایک جماعت موجود رہی ہے جس نے تقلید کے فتنے کا علی اعلان رد کیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے (امین)۔

تقلید کا رد قرآن سے

پہلی آیت وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ

(سورة الاسراء ١٧/٣٦)

پیچھے مت پڑو اس چیز کے جس کا تمھیں کوئی علم نہیں ہے۔

(سورۃ الاسرائیل ٣٦)

And do not pursue that of which you have no knowledge

دوسری آیت ۔ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ

(سورہ التوبہ ٩ / آیت ٣١) ترجمہ:- انھوں نے اپنے احبار (مولویوں) اور رحبار (پیروں) کو اللہ کے سوا رب بنالیا

اس آیت کی تفسیر نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے خود فرمائی ہے،

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ (جو اسلام قبول کرنے سے قبل عیسائی تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہم نے ان کی کبھی بھی عبادت نہیں کی اور نہ ہم مولویوں اور درویشوں کو رب مانتے تھے تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

وہ اپنے علماء کی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن جب ان کے علماء کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ اسے حلال کر لیتے اور جب وہ کسی چیز کو حرام قرار دیتے تو وہ بھی اسے حرام تسلیم کر لیتے

(سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوزی ص:۱۱۷ ج۴)

مقلدین کے اعتراض کہ یہ آیت تو یہود و نصاریٰ کے بارے میں ہے

پہلا جواب یعنی لفظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے نہ کے سبب کے خصوص (شانِ نزول) کا۔ اگر ایسا نہ ہو یعنی اگر لفظ کے عموم کا اعتبار نہ کیا جائے تو

پھر قرآن مجید کی کوئی آیت ہم پر صادق نہیں آئے گی۔

دوسرا جواب: نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: (بخاری ۹۔۴۲۲، مشکوۃ ۴۵۸) کہ تم ضرور میرے بعد یہود و نصاریٰ کے طریقہ کار کو اختیار کرو گے اور حقیقت یہی ہے کہ جس طرح انہوں نے اپنے علماء اور پیروں کو شارع کی حیثیت دی اسی طرح اس امت کے مقلدین نے بھی اپنے اماموں کو وہی حیثیت دے دی۔

Narrated Abu Sa`id Al-Khudri: The Prophet said, "You will follow the ways of those nations who were before you, span by span and cubit by cubit (i.e., inch by inch) so much so that even if they entered a hole of a mastigure, you would follow them." We said, "O Allah's Apostle! (Do you mean) the Jews and the Christians?" He said, "Whom else?"(Bukhari 9;422)

تیسرا جواب اس آیت سے ہر دور میں علماء نے تقلید کے رد پر استدلال کیا ہے چنانچہ امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علماء نے ان آیات کے ساتھ ابطالِ تقلید (تقلید کے باطل ہونے) پر استدلال کیا ہے، انہیں (ان آیات میں مذکورین کے) کفر نے استدلال کرنے سے نہیں روکا، کیونکہ تشبیہ کسی کے کفر یا ایمان کی وجہ سے نہیں ہے، تشبیہ تو مقلدین میں بغیر دلیل کے (اپنے) مقلد (امام، راہنما) کی بات ماننے میں ہے۔

تیسری آیت۔ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم (اپنے عمل و اعتقاد میں) سچے ہو تو دلیل لاؤ۔

(البقرة ۲۔۱۱۱)

لیکن ہر زمانے میں یہی دستور رہا کہ جب بھی مقلد سے اس کے عمل پر دلیل طلب کی جاتی ہے تو وہ بجائے دلیل لانے کے اپنے آباء و اجداد اور

بڑوں کا عمل دکھاتا کہ یہ کام کرنے والے جتنے بزرگ ہیں کیا وہ سب گمراہ تھے؟ ہم تو انہی کی پیروی کریں گے۔ بالکل یہی بات قرآن کریم سے سنئیے

چوتھی آیت۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (سورة لقمان ۲۱/۳۱)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ (سورۃ لقمان۔ ۲۱)

بالکل اسی طرح آج بھی کسی مقلد سے جب کہا جاتا ہے کہ بھائی اللہ تعالیٰ کا قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ ولیہ وسلم کی حدیث تو یوں کہتی ہے تو وہ جواب میں یہ کہتا ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ھدایہ پر عمل کرتے ہوئے پایا ہے اور ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ یہی حال قرآن کریم کی زبان سے سنئیے۔

پانچویں آیت۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (سورة المائدة ٥/١٠٤)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔(سورۃ المائدۃ ۱۰۴)

اب مقلدین کچھ بھی کہہ لیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے

چھٹی آیت۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء٦٥)

قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ ایماندار نہیں ہوسکتے جب تک تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کردیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں۔ النساء٦٥

یہ آیت بتارہی ہے کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے راضی نہیں ہیں وہ لوگ کبھی مومن نہیں بن سکتے۔ غرض یہ آیت تقلید کے باطل ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اس آیت سے درج ذیل علماء نے تقلید کے ابطال پر استدلال کیا ہے۔

(۱) امام ابنِ حزم رحمہ اللہ (الاحکام ۶۵۷۲)

(۲) امام غزالی (المستصفیٰ ۲۹۸۳)

(۳) امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (الرد علی من اخلد الی الارض ص ۰۳۱) دیگر دلائل کے لئے محولہ کتب کا مطالعہ کیجیے۔

تقلید کارد احادیث سے

پہلی حدیث و کل بدعة ضلالة" اور ہر بدعت گمراہی ہے (صحیح مسلم، کتاب الجمعة باب تخفیف الصلاة والخطبة ح ۸٦۸ وترقیم ۵۰۰۲)

(تقلید کی بدعت چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئی جو گمراہی ہے)

دوسری حدیث

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بیان کی کہ) پس جاہل لوگ رہ جائیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے تو وہ اپنی رائے سے فتوی دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (صحیح بخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب من زم الرای ح ۷۳۰۷)

اس سے پہلے بیان کیا جاچکا کہ تقلید (قرآن وحدیث کے) دلائل کے بغیر مجتھد کے اقوال کی اندھادھند پیروی کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ اس بارے میں تمام علماء کا اتفاق ہے کے تقلید علم نہیں بلکہ جہالت ہے۔

(۱) امام ابن قیم رحمہ اللہ "القصیدۃ النونیۃ" میں فرماتے ہیں:

"علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ مقلد اور اندھا دونوں برابر ہیں اور علم دلیل کی بنیاد پر مسئلہ سمجھنے کو کہتے ہیں جبکہ کسی کی رائے پر چلنے کا نام تقلید ہے اور اس رائے پر چلنے والے کو یہ معلوم بھی نہ ہو کہ یہ رائے حق پر مبنی ہے یا خطا پر"

(۲) امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یعنی تقلید نہ تو علم کا راستہ ہے اور نہ ہی اصول و فروع میں علم کی طرف رہنمائی کرتی ہے یہ جمہور عقلاء کی بہترین بات ہے جس کی مخالفت صرف ثعلبیہ اور حشویہ جیسے جہال نے کی ہے اور جو علماء تقلید کو واجب سمجھتے ہیں ہمارے خیال میں وہ قطعی طور پر عقل سے عاری ہیں"

(تفسیر القرطبی ۲/۲۱۲)

(۳) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تقلید صرف وہی کرتا ہے جو غبی (جاہل) ہو یا جس کے اعصاب خراب ہوں (لسان المیزان ۱/۲۸۰)

(۴) زمخشری فرماتے ہیں:

اگر گمراہی کی کوئی ماں ہوتی تو تقلید اس کی بھی ماں ہوتی

(اطواق الذہب ۷۴)

غرض یہ کہ اس طرح کے ان گنت حوالے پیش کیئے جاسکتے ہیں جن میں

معتبر عند الفریقین علماء نے تصریح کی ہے کہ مقلد جاہل ہوتا ہے۔ انشاء اللہ مقلدین کی جہالت کی ایک جھلک "تقلید کے نقصانات" میں پیش کی جایگی

تیسری حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں سے بچو، عالم کی غلطی، منافق کا {قرآن لے کر} مجادلہ کرنا اور دنیا جو تمھاری گردنوں کو کاٹے گی۔ رہی عالم کی غلطی تو اگر وہ ہدایت پر بھی ہو "فلا تقلدوہ" تب بھی اس کی تقلید نہ کرنا اور اگر وہ پھسل جائے تو اس سے ناامید نہ ہو جاؤ۔۔۔ الخ (المعجم الاوسط جلد ۹ ص ۲۲۳، روایت مرسل ہے)

تنبیہ: مقلدین کے نزدیک مرسل روایت بھی حجت ہوتی ہے

چوتھی حدیث :- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہم یہودیوں سے ایسی دلچسپ باتیں سنتے ہیں جو ہمیں حیرت میں ڈال دیتی ہیں کیا ہم ان میں سے کچھ تحریری شکل میں لا سکتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: "کیا تم بھی یہود و نصاری کی طرح دین میں حیران ہونے لگے ہو۔ جبکہ میں تمہارے پاس واضح، بے غبار اور صاف شفاف دین لے کر آیا ہوں۔ اگر بالفرض موسی علیہ السلام بھی زندہ ہو کر دنیا میں تشریف لے آئیں تو ان کے پاس بھی میری تابعداری کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا"۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ "اس زات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر موسی علیہ السلام بھی زندہ ہو کر تمہارے درمیان تشریف لے آئیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی تابعداری کرو تو صراط مستقیم سے بھٹک جاؤ گے، اگر وہ زندہ ہوتے تو میری تابعداری کے سوا ان کے پاس بھی کوئی چارہ نہ ہوتا (رواہ امام احمد ۳/۳۸۷ \ و امام بیہقی فی شعب الایمان کمافی المشکوۃ ۱/۳۰ \ و فی الدارمی ۱/۱۱۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر موسی علیہ السلام جیسے معصوم عن الخطاء نبی کی تابعداری بھی جائز نہیں تو ۸۰ ہجری میں پیدا ہونے والے ایک امتی کی تابعداری کیسے جائز ہو سکتی ہے؟

تقلید کا رد: اجماع امت سے:

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اول سے آخر تک تمام صحابہ رضی اللہ عنھم اور اول سے آخر تک تمام تابعین کا اجماع ثابت ہے کہ ان میں سے یا ان سے پہلے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ) کسی انسان کے تمام اقوال قبول کرنا منع اور ناجائز ہے۔ جو لوگ ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد رضی اللہ عنھم میں سے کسی ایک کے اگر سارے اقوال لے لیتے ہیں (یعنی تقلید کرتے ہیں)، باوجود اسکے کہ وہ علم بھی رکھتے ہیں اور ان میں سے جس کو اختیار کرتے ہیں اس کے کسی قول کو ترک نہیں کرتے، وہ جان لیں کہ وہ پوری امت کے اجماع کے خلاف ہیں۔ انہوں نے مومنین کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ ہم اس مقام سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان تمام فضیلت والے علماء نے اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے پس جو شخص ان کی تقلید کرتا ہے وہ ان کا بھی مخالف ہے

(النبذة الکافیۃ فی احکام اصول الدین ص ۷ اوالرد علی من اخلد الی الارض للسیوطی ص ۱۳۱،۱۳۲)

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

تمام صحابہ کرام، تمام تابعین اور تبع تابعین کا اس بات پر اجماع ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے نہ صرف اپنے آپ کو تقلید سے محفوظ رکھا بلکہ اس کو شجر ممنوعہ قرار دیا ہے کوئی ایسا شخص جس کا تعلق قرون ثلاثہ سے ہو صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین میں سے کسی نے بھی اس کی ہر بات کو تسلیم نہیں کیا ہے اور جن باتوں کو قبول کیا ہے وہ صرف اور صرف دلیل کی بنیاد پر یہ ان کے صریح اجماع کی دلیل ہے (عقد الجید لشاہ ولی اللہ محدث دھلوی رح ص:۴۱)